ہے۔ میرے اکابر اور اساتذہ اگر مجھے وہاں کی خدمت کیلئے حکماً بھیجیں تو مجھے انکار کی مجال نہیں ورنہ میں اپنے دارالعلوم کو رہتی زندگی تک چھوڑنے کو تیار نہیں ہوں۔ آپکی توجہ اور مہربانی کا میں شکرگزار رہوں۔ اللہ آپکو اس کا اجر دے۔''

استغناء کی ایسی کئی مثالیں مل جائیں گی جن کی روشنی میں یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے قیام کا مقصد قوم میں سے ایسے افراد تیار کرنا تھا اور ہے جو ایک طرف دینی علوم کے ماہر اسلامی روح وجذبے سے سرشار شخصیت کے مالک اور اسلامی شعار کے جیتے جاگتے نمونے ہوں تو دوسری طرف قوم وملت کے بےلوث خادم اور بہی خواہ اور اس کے محافظ۔ دارالعلوم کی تاریخ ایسی ممتاز شخصیتوں سے مزین ہے جنھوں نے اپنی زندگیاں اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے وقف کردیں اور جو اپنے علم وعمل، بلندی اخلاق وکردار اور مثالی کمالات وفضائل کی وجہ سے زندہ جاوید رہیں گی۔

دارالعلوم دیوبند اور وہاں کے اساتذۂ گرامی کے فیضان ہی کی بدولت میرے افکار کو جلا اور میری زندگی کو صحیح منزل ملی ہے وہاں کی کیف آگیں یادیں اور روح پرور صحبتیں، وہاں کے شب وروز اور علمی مشاغل اور وہاں کے استادوں کی عنایتیں اور شفقتیں، زندگی کا وہ انمول سرمایہ ہیں جو میرے نہاں خانۂ دل میں محفوظ ہیں۔

یہی تو کام کا وقت ہے

یہ وہ زمانہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے (ایسے وقت میں) غربائے اہل اسلام کو بشارت دی ہے نیز فرمایا ہے کہ: ''زمانہ فتنہ میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسے کہ میری طرف ہجرت کرنا'' تم کو معلوم ہے کہ غلبہ فتنہ فساد کے وقت سپاہی اگر تھوڑی سی بھی جرأت کرتے ہیں تو (بادشاہ کے دل میں) بہت کچھ وقعت پیدا کرلیتے ہیں۔ امن وامان کے وقت اگر ہزار دوڑ دھوپ کریں بے اعتبار ہے پس کام کرنے اور کام کے قبول ہونے کا وقت یہی ہے جو فتنوں کا وقت ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ (قیامت میں) مقبولان خدا میں محشور ہو تو مرضیات حق تعالیٰ کے لئے اپنی تمام مرضیات سے دست بردار ہوجاؤ اور سنت سنیہ کے متابعت کے علاوہ کسی چیز کو اختیار نہ کرو۔ (دیکھو) اصحاب کہف' غلبہ فتنہ کے وقت صرف ایک عمل ہجرت سے اتنے اونچے درجے کو پہونچ گئے' تم تو محمدی ہو اور داخل خیر الامم ہو' تم اپنے وقت کو لہو ولعب میں ضائع نہ کرو اور بچوں کی طرح معمولی چیزوں کی طرف توجہ نہ ہو۔

دادیم ترا ز گنج مقصود نشاں　　گر ما نہ رسیدیم تو شاید برسی

ترجمہ: ''ہم تم کو اس خزانہ کا پتہ دیتے ہیں جو حاصل زندگی ہے اگر ہم نہیں پہنچ سکے تو شاید تم اس خزانہ تک پہنچ جاؤ''

(مکتوبات حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ)